جلد ۴ | بمبئی بروز دوشنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۲۵ دسمبر ۱۸۹۹ عیسوی | نمبر ۵۲

مقدمہ پنچ بہادر

پنچ بہادر کی ترقی

حضور پنچ بہادر کے حواریون جو حسبِ دلخواہ ملتمس کرتے ہیں کہ پنچ بہادر کے مضامین ہماری سیری نہین ہوتی اسمین ترقی ہونی چاہیے۔ تعداد مین جو کچھ اضافہ ہوگا اوس کے لیے ہم بسر و چشم حاضر ہین۔ اینجانب بھی ایک عرصے سے اسی خیال مین تھے مگر روز بروز کام کی زیادتی سے ذرا طبیعت ہچکچاتی تھی مگر اس سال سے بادولت نے کمر بستہ ہوکے ہمت باندھ لی ہے۔ چنانچہ یکم جنوری سنہ ۱۹ سے اخبار میں ۴ ورق زیادہ کردیے جائینگے اور تعداد مین بھی روپیہ کا اضافہ۔ متفرق قیمت مین یک مقام کیلئے ایک پیسہ کا اضافہ کیا گیا۔ آیندہ سے ہر خریدار کو ۵ روپیہ کر بیلغ ۔ چہرہ شاہی ضمیمہ پنچ بہادر کی بابت جز نا کرے ماہ دسمبر مین جن لوگوں نے دو روپیہ سالانہ بھیجا ہے کہ دو نغمیت ہم

خدا راست لائے

فوج وحشیہ کو نیچا دکھانے کی ہر قسم کی تدبیرین رفع شرمگینی اندر اتار کر نکالی جاتی ہین مگر خدا جانے کیا اتفاق ہوجاتا ہے کہ کوئی بات کارگر نہین ہوتی اور جنگ کا میدان انہی وحشیوں کے ہاتھ رہتا ہے۔ ہر چند یار لوگون نے کوششین کین کہ تدبیر چل جائے کچھ تو ہمارے خیرخواہوں کے آنسو پونچھ جائین مگر بقول شخصے وہی ڈھاک کے تین پات۔ وہی ارشاد ربی تعالی ہوا کہ آگے تھی سو اب بھی ہے جب سے یہ فتنہ پاک شروع ہوئی ہے جیسے ہم ایسے خیرخواہ تکو تو حسرت ہی رہی کہ کسی دن تو دیکھین کہ آج ہماری بہادر فوج نے دشمن کو نیچا دکھا دیا۔ یکے بحسرت برآتی ہی ہو پایا نہین۔ ابتنگ آیا ہوکر والنٹیرون کی معقول فوج جو جنوبی افریقہ کو سر پر کفن باندھکر جانیوالی تھی وہ بالکل تیار ہوگئی اور سیکڑون والنٹیرون کی رضا کو محض سلطنت واپس کردیجین کہ فوج مین گنجائش ہی نہین اب کا وہ داخل کرجائین۔ خدا ان والنٹیرون کا روانہ ہونا راست لائے۔

اور غضب ہوا

جنگ ٹرانسوال کا خاتمہ دیکھیے کب تک اور کس پہلو پر ہوتا ہے جیسے اس منحوس جنگ نے منہ دکھلایا تب سے روز ایک نئی آفت کا سامنا رہا۔ ابھی پچھلے دنون مین جنگ سٹورمبرگ مین کچھ آفت تھی جو نہین آئی۔ لیکن اوسکے بعد سے تو بیچارے جنرل گیٹیکر کی مصیبتین تانا فانا اور بڑھتی گئین اور اب تمام ترقی پذیر ہین۔ اس لڑائی مین نقصان کے علاوہ دو قباحتین ایسی پیدا ہوگئین جن سے آگے چل کر بڑی دقتون کا سامنا معلوم ہوتا ہے۔ اول تو یہ کہ اس جنگ مین جنرل گیٹیکر کے ناکامیاب ہونے سے سٹورمبرگ کے اطراف کے بوئرون کا حوصلہ بہت بڑھ گیا۔ اور اب وہ بہت دلیر ہوگئے۔ دوسرے ابھی تک جو اطراف کے باشندے بیچ بچاو تھے وہ اب بوئرون سے مل گئے۔ بڑا اندیشہ اس بات کا ہے کہ ابتک جو ایسے ایسے شرم کے ایچ پا بانہ کر خدا جانے کیا رنگ لائین جنکو نہین اپنی بہادری کا نشہ

دیکھئے کیا ہوتا ہے

مفکنگ کی برٹش بہادر فوج اب تک دشمنون کے مقابلہ مین بڑی سرگرمی اور مردانگی سے لڑ رہی ہے لیکن افسوس قسمت کی کم نصیبی کو کیا کرے کہ روز بروز اسکی حالت خراب ہوتی جاتی ہے۔ ابتک ڈچ فوجکی گولہ باری سے زیادہ نقصان نہین پہونچا ہے۔ لیکن اب ایک بڑی آفت کا سامنا ہے کہ اب ایک بڑی بھاری فوجکی مدد ڈچ فوج کو حاصل ہو گئی ہے جس سے بہت نقصان ہو رہا ہے۔ سب سے بڑی آفت تو یہ ہے کہ ڈچ وحشیون کی گولہ باری سے محفوظ رہنے کیلئے ہماری بہادر فوج زمین مین گڑھے کھود کھود کر اوقات بسر کرتی ہے۔ اس سے ایک دوسری آفت کا سامنا ہوا۔ یعنے صحت مین فرق آگیا۔ افسوس ہمارا تو ان مصیبتون پر مصیبتین اور آفتون پر آفتین جھیلنے پڑے ہی کوئی بہبودی کی صورت نظر نہین آتی لیکن باوجود ہمت کے اب بھی وہ بہادر فوج ڈچ وحشیون سے پناہ نہین مانگتی۔ بلکہ اپنے دلمین یہی امید رکھتی ہے کہ کہین نہ کہین سے کوئی مددگار ہی پہونچیگی۔ کیا ہم ہمیشہ زندہ درگور تھوڑا ہی پڑے رہینگے مقام مذکور مین ڈچ فوجکو جب اس سے ایک قسم کی نا امیدی حاصل ہوئی تو چالبازی شروع کی۔ مگر یہ نصیبی بھی کہ شمشیر سے بڑا لی ہے۔ ہمارے بہادر افسر اب کیا چالبازی مین بھی اسکے پیش نہ پا سکینگے جبکہ فوج اپنی ایک توپ میدان جنگ مین ہماری فوج کو دہوکا دینے کیغرض سے چھوڑ کر بھاگ گئی۔ تو کرنل بیڈن پاول جو چالبازی مین ڈچ فوجکے بھی چچا تھے۔ وہ فوراً سمجھ گئے کہ ڈچون نے ہمکو میدان مین بلاکر توپ سے اڑا دینے کیلئے یہ تدبیر نکالی ہے انہون نے فوراً چند جاسوس اسکی تحقیق کرنیکو بھیجے۔ وہ یہی خبر لائے کہ ڈچ فوج جابجا کھائیون اور جھاڑیون مین چھپی ہوئی ہے کہ جب برٹش فوج توپ اٹھانیکے لئے میدان خالی سمجھکر باہر آئے تو تھوڑی سواری کاٹ کر نیست نابود کر دین۔ غرض اس تدبیر مین بھی انہین ناکامی رہی۔ ابھی تک برٹش فوج مقام

وہ مارا

کیون ایجناب کہتے تھے کہ ہماری فوج جب دن کیل کانٹے سے درست ہوکر میدان مین آجائیگی اوس دن دشمنون کی جان بچنا مشکل ہے یا اسکو کوئی موقعہ تنہائی کا ملگیا تو دیکھئے گا کہ یہ برٹش فوج ڈچ وحشیون کے سر پر کیا آفت لاتی ہے۔ آخر وہی ہوا۔ ٹائمز آف ناٹال نامی اخبار ۳ نومبر اور اسی سنہ حال کے پرچہ مین ایک گرما گرم خبر لکھتا ہے کہ گذشتہ یکشنبہ کی شب کو سر جارج وائٹ نے ڈچ فوجکے دمشیو پر بڑے زور شور سے ایک شبخون مارا۔ اور دشمنون کی بہت سی توپین یعنے بہت سی یعنے کہ بہت سی ہی بہت سی اور بہت سا یعنے بہت سا یعنے کہ بہت سو سو ہی بہت سا جنگی سامان چھین چھان کر جھٹ فوراً سے ہی پیشتر لیڈی سمتھ مین واپس آگئے (خدا کرے یہ خبر سچ ہو) بات ترے کی بہت دون کی لیتی تھی آخر کب تک۔ ایجناب اگر نزدیک ہوتے تو اور کیا ہو سکتا تھا مگر کرنل صاحب کے ذرا ڈنڈ بازو لیتے اور کہتے کہ واہ کیون نہ ہو وہ کام کیا تھو جو رستم سے نہ ہوتا۔ اب سنتے ہین کہ لیڈی سمتھ کو جو ڈچ فوج گھیرے پڑی ہے اوس مین بہت بیدلی پھیلی ہے۔ کیونکہ اوسکو خوراک پوری نہین ملتی اسی وجہ سے وہ اب تک لیڈی سمتھ کے فتح کرنے مین ناکامیاب ہو رہی ہے۔ مقام مذکور سے کرنل ڈف اور کرنل یان ہملٹن نے نامہ بر کبوترون کے ذریعہ سے پیغام پہونچایا ہے (کیونکہ آدمی بسبب ڈچ فوجکے محاصرے کے وہان سے جا آ نہین سکتا) کہ لیڈی سمتھ کی برٹش فوج کی حالت بہت ہی اچھی ہے۔ اور ہر طرح کا آرام ہے۔ غلہ وغیرہ کی ریل پیل ہے۔ خدا کے فضل سے کسی قسم کی تکلیف نہین ہے۔ ابھی ہماری فوجکو تکلیف کیون ہونے لگی تھی۔ تکلیف ہو ہمارے دشمنون کو۔

افوہ ایسا غضب

۱۹ اربابحال کا ایک ڈچ رپورٹ خبر دیتا ہے کہ ۲۰۸ برٹش بہادر سپاہی ڈچ فوجکے ہاتھ گرفتار ہوگئے۔ کیا یہ سچ ہو ڈچ رپورٹ کیا یہ صحیح خبر دے رہا ہے۔ ہرگز نہین بھلا یہ کبھی ہو سکتا ہے کہ وہ وحشی ہماری تعلیمیافتہ اور قواعددان فوج مین گھس کر ہمارا اتنے بہت سپاہیون کو گرفتار کر لیجائین۔ کیا ہماری فوج بالکل نیند سے کی ماتی ہی ہے کہ جب چاہا در آتے چلے آئے اور چن چن کر موٹی موٹی اسامیون کو فوج مین سے پکڑ لیگئے۔ کچھ ہو کوئی رپورٹ کرے۔ مگر یہ بات ایجناب کے کبھی اور کسیطرح ذہن نشین ہو ہی نہین سکتی۔ مگر ہان ایک بات البتہ کچھ اندیشہ دلاتی ہے کہ ۱۹ اربابحال کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے اور آجتک ہمارے بیان سے اسکی تردید کی گئی۔ اگرچہ خبر حرف ایک ہمارے خیال کے موافق غلط ہی ہے تو پھر اسکی تردید کیون نہین کی جاتی اور ایجناب اگر اسکو تسلیم کئے لیتے ہین تو پھر اسکے ساتھ ہی دوسرے فقرے کو بھی چار و ناچار تسلیم کرنا پڑیگا جو اس سے بھی زیادہ دلشکن اور پریشانی افزا ہے۔ وہ یہ کہ ڈچ فوجکے وحشی ہمارے ۲۰۸ بہادر سپاہیون کو قید کرکے لیجانیکے علاوہ دو توپین اور گولہ بارود کی ۱۳ گاڑیان بھی لیکر چمپت ہو گئے۔ بھلا اس وحشت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ ڈچ وحشی یہ یاد رکھین کہ ہر کمال کو ایک نہ ایک دن زوال ہوتا ہے۔ اور یہ سینہ زوریان یہ زبردستیان آخرکار سب کی سب پست ہو کر بیٹھینگی اور کچھ نہ ہوگا تو جو سپاہی گروہ پکڑ لیجاتے ہین اون کے جورو بچے تو اور تڑپتے ہونگے یا نہین۔ پھر کیا کسی بیکس کا رونا چینا خالی جانے والا ہے کیا وہ یہ نہین جانتے کہ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید مثل مشہور ہے کہ آخر قہر خدا۔ آخر یہ ظلم کب تک چلیگا۔

اور کسی قسم کے نقصان ... انجام کیا ہوتا ہے

آفت پر آفت

لیجیے نئے وحشی ستانے اور نقصان پہونچانے کا کون طریقہ چھوڑ دیتے ہیں جو بیٹھے بٹھائے سرحدی پٹھان کبھی کبھی تن تنہا اٹھتے ہیں۔ اسکی بھی نہیں ایک ایک آدھ پہلے ہماری گورنمنٹ ایک بلا سے نجات پائے پھر تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو ختم ... میں آجاؤ۔ یہ کیا ہے کہ ابھی ایک آفت سے تو چھٹکارا ہوا نہیں۔ دوسری موجود ہو گئی۔ ایک دشمن سے ابھی نجات ملی نہیں کہ دوسرے نے ہاتھ پاؤں ہلانا شروع کر دیئے۔ چنانچہ ابھی کا ذکر ہے کہ سرحد پر مسعود طایفہ والوں کے اندازاً بیس آدمیوں کے گروہ نے (ڈاکو ... ایک ٹم میں) ۱۹ دسمبر کو پولیس کے ایک دستہ پر گولیاں چلائیں جسکے صدمہ سے دو سپاہی مقتول اور تین مجروح ہوئے۔ اور وہ وحشی پولیس کی بندوقیں وغیرہ چھین کر لیگئے۔ بجزان سے ان وحشیوں کی گرفتاری اور مقتولین کی لاشیں اٹھانے کے لئے ایک دستہ روانہ کیا ہو گو کوئی یہ نہ خیال کرے کہ دو لاشوں کے لئے ایک دستہ کی کیا ضرورت تھی۔ نہیں یہ دستہ تو مجرموں کی بھی تلاش کریگا ورنہ دو لاشیں اٹھانے کے لیے ایک دستہ سپاہیوں کے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی خدا نخواستہ ایسے میں اگر سرحدی جرگوں کو بھی وحشت نے گھیرا تو بہت قباحت ہو جائیگی۔ مگر اسکا خواب میں بھی خیال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سال گزشتہ میں سرحدی جنگ کے ہمارے بہادر سپاہیوں کی طاقت اور شجاعت کو اچھی طرح سے آزما چکے ہیں۔ پھر بھلا کس طرح سے ایسے بیہودہ خیالات کو اپنے دل میں گنجایش دے سکتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ جب وہ گورنمنٹ سے خاطر خواہ ڈر گئے ہیں تو پھر یہ کیا ہے کہ کہیں آگ لگا دی کہیں سپاہیوں کو بھون لیگئے۔ کہیں ڈاکہ مار ... آئے دن ایک نہ ایک شرارت نے کھلاڑی رکھی ہیں مگر وہ کیوں گھبرائیں گورنمنٹ انکی جلدی سرکوبی کر دیگی۔

اس سے کیا ہوتا ہے

ٹائمز آف انڈیا ... کے ایک تار سے ظاہر ہے کہ ترچی لوگ روز بروز مزید فوج جمع کر رہے ہیں۔ اور اپنا مورچہ اسقدر مستحکم اور مضبوط بنا لیا ہے کہ اسپر حملہ کرنا خطرہ سے خالی نہیں۔ ہاں دشمنوں کو اگر تکلیف ہے تو صرف اسبات کی کہ رسد وغیرہ کا سامان فراہم کرنے میں انکو قسم قسم کی دقتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ لیجیے یہی ایک سبب ایسا ہے جو لڑائی سے بے دل بنا دینے کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ لڑائی کا سارا دار و مدار تو صرف سامان رسد ہی پر ہے جب رسد ہی نہ ملیگی تو آخر لڑینگے کیا کھا کر۔ اور جب ہمارے افسروں کو یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی کہ انکو سامان رسد کی تکلیف ہے تو وہ خواہ مخواہ بھی اس قسم کی تدبیریں نکالیں گے کہ ترچی فوج کو اور بھی قسم قسم کی مصیبتیں سامان رسد حاصل کرنے میں پیش آجائیں۔ گو انہوں نے اپنا مورچہ بہت مضبوط بنا لیا ہے۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔ کیا ہماری بہادر فوج ان کے مورچے کی مضبوطی اور ان کی کثرت کی زیادتی سے گھبرا کر ان کا پیچھا چھوڑ دیگی۔ ہرگز نہیں بلکہ ترچی وحشی خود ہی رسد کی کمی سے جی چھوڑ بیٹھیں گے اور کائی کی طرح پھٹتے نظر آئینگے۔ اور اگر یہ نہ ہوگا یعنے رسد کی کمی سے نہ گھبرائیں گے تو ہماری فوج کا اثر رہنا کیا ان کے دلوں میں کچھ بھی اثر نہ پیدا کریگا۔ نہیں پیدا کرے گا اور ضرور پیدا کریگا۔ اور ایک نہ ایک دن ان کو سر میدان نیچا دیکھنا ہی پڑیگا کیونکہ برٹش گورنمنٹ کے بہادر سپاہی بھی پیچھے جھاڑ کر ترچی وحشیوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی ایکدن چھری کا سامنا ہو ہی جائیگا۔ ہاں جبتک دانہ پانی انکی قسمت میں ہے ادھر ادھر چھپ لیں کیونکہ آخر ایکدن تو ہماری فوج انکے بخیے ادھیڑ کر ہی دیگی۔

برٹش فوج کی بہادری

لیجیے ترچی فوج کی بہادری کی سب قلعی کھل گئی ہم تو کہتے ہی تھے کہ ترچی وحشی کجا اور بہادری کجا۔ کہاں ہماری بہادر فوج۔ کہاں وہ بیچارے چند وحشی۔ پہلے ایک وحشت کا زور تھا جو دیوانگی میں دو چار میدان نہیں کسی کے کہنے سننے سے کچھ بازی لیگئے لیکن کب تک آخر تابکے تاہیں فتح کا بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا۔ ابھی حال میں جو مقام بیلوٹ پر ترچی فوج اور ہمارے لشکر سے مقابلہ ہوا اوسمیں مزہ آگیا۔ اور ترچی فوج کو بھی اچھی طرح سے معلوم ہو گیا۔ کہ میدان جنگ میں برٹش فوج کہاں تک بہادری اور ہمت سے کام لے سکتی ہے۔ جنگ شروع کرنے میں پہلے تو دونوں طرف سے فیر شروع ہوئے مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد توپوں کی لڑائی موقوف ہو گئی۔ اور گارڈ بریگیڈ نے دشمنوں پر حملہ کیا اور باوجود ہ میل کے سفر کے بھی برٹش سپاہی پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تھوڑی دیر سکتے تو ترچی فوج رکی رہی۔ جب ہمارا لشکر قریب پہنچا۔ تو پھر انہوں نے نئے خطرناک شروع کی مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہماری فوج چڑھ چلی گئی۔ گو ہمارے سپاہی بہت سے کام آئے مگر ہمت اور شجاعت اور حملے کی شان میں فرق نہیں آنے پایا بلکہ اپنی بہادری سے دشمنوں کو پسپا کر دیا۔ آخر شش ۵ گھنٹہ کی جنگ کے بعد ہماری فوج جنگ میں فتحیاب ہوئے۔ مفرور دشمنوں کے گرفتار کرنے میں ہمارے مختصر رسالہ نے بہت سرگرمی کی لیکن ناکامیاب رہا۔ تاہم اس جنگ میں دشمنوں کا بہت سامان رسد معہ بارود کے اور کثیر التعداد گھوڑے ہاتھ آیا ہمارے مقتول سپاہیوں کی تعداد ۲۹۰ ہے لیکن جنگ کرنے میں برٹش فوج نے اپنی خوش اسلوبی ... دکھا کر دشمنوں کی آنکھیں جھپکا دیں ... نا اصرتی فوج کی ساری بہادری دھری رہ گئی۔

معرکہ آرائی

باغی ہوگئے! باغی ہوگئے!

مارشل پہنچ ہوگئے۔ ہان ہان خیر تو ہے۔ یہ کیا منحوس خبر لے دوڑے۔ میرے دشمن باغی ہون تو کیا دوست ہی باغی ہوتا ہے۔ مین سچ کہتا ہون باغی ہوگئے۔ بھلا جو ریکا بھی کون باغی ہوا۔ ہان باغی ہوا ہے۔ ذرا پوچھو قصہ کیا ہے۔ مرزا بھی بھگے گئے تو یہ پہلے ہی تمنے وہ بات لگائی کہ دماغ چکرا گیا۔ کہین زنانسوال کے پوتر چیکا کے باشندے سے سرحدی لٹیرے۔ برما کے ڈاکوؤن کے بلوہ مین تو نہین کہہ رہے ہو۔ میان صاحب کس خیال مین ہو۔ تمہارے پیشوا۔ تمہارے لیڈر۔ اور کون۔ ہاں ہماری مرحوم قوم کا پیشواؤن اور لیڈرون۔ کہین مسخرہ کرو ن کی طرف اشارہ تو نہین کرتے ہو۔ جو ردی کمانے سے دنیاوی نام نمود کیلیے ان زمان قوم کے لیڈر بنے ہرتے ہین۔ جی ہان اب دماغ شریف مین آیا۔ انہون نے اسے ہی بنگال سے بسم اللہ کی ہے۔ توبہ کیجئے توبہ۔ وزی اور تمہارے صوبہ مین بادی پھیلا تین تمہاری لی مین کیونکر یہ بات آئی۔ تمنے لکھنؤ کے مرکھیون کو بھی نکیا۔ یہ تو بتاؤ تمنے شناکس سے۔ آپ سننے کو پوچھتے ہین مین آنکھ کی دیکھی کہتا ہون کان کی سنی نہین کہتا ہون۔ سننے اور ہاتھی کے کان سے سننے۔ چند روز ہوا ہے کہ باتکی پور کے درمیان سکے بیچ کے اندر مین ایک دلی (علیگڈھ) تو تماشا آموجود ہوا۔ ہماری خانصاحب فضل پر امام کا پٹے حوالے بے دود کوکب یہ اور سپروٹ پرٹ وہ انکی آرامگاہ عرش منزل تہا یارانِ طریقت سے اوڑتے۔ کل بہار مین علیگڈھی رنگ کرینگے اور بہار شہر کے پہلے ہی ہاتھ بننگ ہو گئے۔ بس کیا تہا مقام مقصود معہود پر جا ڈٹا۔ روز ہوکے ۲۵-آدمی جمع

ہوئے ہر ایک حیرت سے دوسرے کا منہ تکتا تہا کہ عظیم آباد والے یون ناتوجہی کے بعد اب انتظار معد کے چبوترے بہای صد کے خان پر بٹھائے گئے۔ حافظ احمد رضا سکندر نواز جنگ سے پیچی کے اصحاب بھی واقف ہون گے۔ آپ خلاف معمول خلاف دستور آگئے تہے۔ افتتاحی ریا مین اسپیچون سے مشام جان کو حاضرین کے یون گل ریز کیا کہ شروع شروع پیدائش مین نام اس انجمن کا ان سے اسکے چشم زخم سے سر بنگال کے محفوظ رکھنے کے لیے اینٹی کانگریس رکھا تہا جیسے جیسے زمانہ رنگ بدلتا گیا۔ اسکے نام مین تغیر و تبدل ہوتا گیا موجودہ نام اسکا محمڈن کانفرنس ہے۔ اور یہ اسکے مقاصد مین اتفاق سے امسال یہ جلسہ کلکتہ مین ہوگا اخیر دو غیرہ بعد اور کس کی وہی خانصاحب لا چلے۔ سب سے آخر ہمارے ہرو لعزیز مسٹر علی امام بارسٹر ممکلا ضرورت تعلیم پر تقریر بیان کیا۔ اور جلسہ برخاست شد۔ دوسرا جلسہ خاص عظیم آباد محلہ گذری مین ہوا۔ یہان کا رنگ ہی پھیکا تہا۔ بہت ہی تہوڑے لوگ آئے۔ خود گائے اور خود ریجہائے۔ پٹنہ اور وہی گذری پر جلسہ ہوا اور انیس بیس کا مجمع حضرت الشیخ مدظلہ کے تحت مشق شاد مینے ناشاد اٹھے۔ اور کیون نہین جب باغی پور مین (جو انگریزی کا مرکز ہے) نیچریون کو اپنے قیاس کے خلاف شکست ہوئی تب خاص شہر مین جہان اسلامیت ہنوز بری ہی ہے کتنا پہل پاتے۔ اور کیا عجب ہے پیر فرتوت علیگڈھی نے اپنی وجہون سے علیگڈھ والی کانفرنس کی اسپیچ مین بہار بنگال بمبئی اور مدراس کو اپنے احاطہ مریدین سے نکال پھینکا تہا۔ میان ریورنڈ آپ کیا چل رہے ہین مین نہین سمجھ سکتا نیچری بچے اپنے مرشد کے فنا ہونیکے بعد اتنا جلد مرتد ہوکر بیٹھینگے۔ اور یہ بغاوت سے کیا مراد ہے۔ ہاں حضرت آپکو یاد نہین کہ جب بمبئی مین طاعون ہوتا تو سید احمد خان مرحوم نے نخلیٹی زعم

باطل مین یہ سمجھکر کہ اگر ہم اس جلسہ کا ہونا بند کر دینگے تو ہماری وفاداری اور خیرخواہی کا ڈنکا تخت لندن تک جا پہنچیگا اور کانگریس والے اپنا جلسہ ضرور کرینگے اونکو اس طاعونی روک مقام مین ہونے پر باغی اور سرکش ٹہرا چہوڑینگے چنانچہ اوسنے اپنی بانگ بے ہنگام سے ایسا ہی کیا۔ کہئے اونکے پیر و مرشد کے دستور العمل کے مطابق یہ سرکشی ہے کہ نہین کہ یہ غدار اوس مقام مین یعنے کلکتہ (جہان ہنوز طاعون موجود ہے) مین ہر بونگ مچانا چاہتے ہین۔ بیشک اور بیشک اس صورت مین ہز اکسلنسی چھوٹے لاٹ بہادر کی بلای ہے کہ ان غوغائیون کو یا تو دست بدست گرفتار کرکے انڈمن کی ہوا کھلا کر بھیجدینا چاہیے۔ اور بعض ایسے لوگ جو اپنی حماقت اور ناواقفیت سے اس جلسہ مین جائین اونکو ہم روز تک قرنطینہ کی خندق مین ڈالدینا چاہیے تاکہ یہ لوگ نیچری نجت کی غلاظت اور نجاست سے پاک وصاف ہوکر اپنے اپنے وطن کو لوٹین۔ ہان مرشد یہ سب تو معلوم ہوا مگر یہ کیونکر یقین کرین کہ جناب عبداللطیف خان صاحب اور ڈپٹی عبدالجبار خان صاحب جیسے بزرگان قوم کے ہوتے ان خبیثون کا مجمع کلکتہ مین ہوگا۔ جب خود سید احمد خان کے ان اسلامی ہیرو کے مقابلہ مین نہ چلے۔ تو محمود کو کون پوچھتا ہے۔ واہ واہ اسی پر مخبری کا دعوی ہے۔ جناب عبداللطیف خان صاحب سی آئی ای نے زمانہ ہوا ہے کہ داعی اجل کو لبیک کہا ہے عبدالجبار خان صاحب وہ دو برس سے بہوپال مین بعہدہ وزارت معمور ہین۔ اخاہ جبھی تو یہ شور و شر برپا ہونے والا ہے ورنہ ان اسلامی شہرون کے مقابلہ مین سدباہ خصائل نیچریون کی کب چلتی۔ ہان یہ تو فرمائیے مرزا شجاعت علی کس باغ کی مولی ہے دیتنے پہلے اسکے کبھی اسکا نام جلسون کے چیخنے والون مین نہین سنا تہا کہین وہ ہی مرزا تو نہین ہے جو حال فی الحال ریاست ٹمکرا سے ٹمکنگ کا نیکارکا کر بیک جنبی دو و گوشہ نکالا گیا ہو

جی ان حضور کی سمجھ میں اب آیا یہ وہی مرزا ہے
جسنے نواب مرحوم کی بیگم سے فٹ بیٹا کی ٹھہرا دی
آپ نابالغ رئیس کے اتالیق مقرر کئے گئے تھے خوب
نمک حلالی کی۔ کمائی نرمی کی ترقی کی۔ میاں جی سے
باپ بنے ایسے لوگ قوم کے فدائی ہیں۔ خیر خواہی
نمکحلالی اسکا نام ہے آقا کا کھیت اور وہ بھی مسلمان
کا چرنے۔ ہر غلہ برانی شروع کی۔ بگڑا گیا۔ بڑا ہو
ناشنے رشتہ داروں کا جنہوں نے ایسے فدائی
قوم کی خدمت کی قدر نہ کی۔ انعام دیا ہوتا طعمہ
ریا ہوتا مفت خیبا کا اثالات صاحب کے یہاں ربتا سست
بھی کی عہدہ سے معزول کرادیا۔ اب مرزا نے سوچا
نیکی برباد گناہ لازم ہوگیا۔ کوئی صورت ایسی
نکالیے جس سے گورنمنٹ میں دوبارہ رسوخیت حاصل
کیجئے جلسے ماڈسے والی قوم میں سرخروئی پیدا
ہو۔ مرزا کے نصیب سے ایک علیگڈھ کا آدمزاد مل
گیا۔ پھر کیا تھا اللہ میاں نے ملایا جوڑی ایک اندھا
ایک کوڑھی۔ آپ میں قومی ہمدردی کا جوش
موجود ہی تھا سکرٹری بنے۔ پھر میں کو کسی کے
بھلے برے سے مطلب نہیں اپنے حلوہ مانڈہ سے کام
اور شرم آئے تو کس کو یہاں تو اپنی فنڈ تمام افتا
ست کا مضمون ہے کوئی حیدرآباد کا نکالا ہوا
کوئی رامپور کا مارا ہوا۔ کوئی بھوپال کا نکلا ہے
کوئی یہاں کا کوئی وہاں کا غرض ایک سے ایک نام ہے
بجٹے۔ کبوتر با کبوتر باز با باز۔ کند ہمجنس با ہمجنس
پرواز۔ دونوں کے دونوں خوش یہ الگ کر اپنا
بہانے رسوائی دفع ہوگئی۔ جو کچھ باقی ہے وہ بھی
مٹ جائیگی۔ سلاٹ صاحب کے ہاتھ ملائینگے معافی
تقصیر چاہینگے۔ پھر بھی الگ شاد کر اچھا پھنسا یا کیسا
کام ہوگا بنا کام ہوگا۔ سالقصہ لیسے دو چار اور حامی
مددگار پیدا ہوگئے ہیں جنکی دم کے صدقہ یہ جلسہ دلیسی
ہے اور دوسرے ایسے لوگوں کے نام نامی کو جو آپ

پہنتے ہیں یاد فرما کر شاد کیا۔

سرا قند

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہانتک بھاگی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

بقلم

حامی عظیم آبادی

سات حرفوں کی تحقیق کا بقیہ

(ٹ) ٹٹو :۔ چھوٹے قد کے گھوڑے کو کہتے ہیں دیسی
آدمی کرایہ پالتے ہیں۔ صاحب یورپ میں اپنے بچوں کیلئے
بہت پالتے ہیں۔ گھسیارے جسپر گھاس لادتے ہیں
اسکو بھی ٹٹو کہتے ہیں۔ جہاں رستے خراب ہیں۔ یکہ گاڑی
نہیں چل سکتے وہاں ٹٹو کرایہ پر چلتے ہیں۔ مسافر اپنا
اسباب بھی لاد دیتے ہیں اور آپ بھی سوار ہو جاتے
ہیں اور آسانی سے منزل پر جا پہونچتے ہیں۔

ٹاٹ :۔ سن سے بنا ہوا ہوتا ہے ولایت والے
سیاہ روغن پھیر دیتے ہیں اور کپڑے کی صندوقوں
کے اندر لگا دیتے ہیں۔ ہندوستان میں اسکے پردے
بناتے ہیں۔ دوکانوں کے آگے لگاتے ہیں۔ بازار
کا ٹاٹ پارسل بنانے کے کام میں آتا ہے۔ بڑی بڑی گٹھڑیاں
سی کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجتے ہیں۔ ٹاٹ اور
بھی بہت سے کاموں میں آتا ہے۔

ٹفین :۔ صاحب بہادر کے تیسرے پہر کا کھانا۔ آجکل
کے نئی روشنی والے جنٹلمین اور علیگڈھ کے تعلیمیافتہ
بھی کھانے لگے ہیں۔ مکان میں جہاں اور اسباب ہے
وہاں میز کرسی بھی لگائی جاتی ہے۔ دیسی کھانے میں
ہزاروں عیب نکلنے جاتے ہیں۔ خانساماں رکھنے کو
تو زرا لاگت چاہیے۔ انگریزی کھانا پکانے کی کتاب
خرید لی اور اپنے ہاتھ سے چولھا جھونکا۔ کھانا تیار کیا
اور میز پر جا چنا۔ ایک دو یار دوست آگئے تو خان اماں
کو ہزاروں باتیں بنائی جاتی ہیں۔ چھری کانٹے سب لیا

رکھا ہے پوری بوتل نہیں تو آدھا تو ضرور موجود ہے
کھانا کھاتے وقت بڑے باپ کے اسطرح کام لیا جاتا
ہے جیسے کسی ملازم سے۔ کوٹ پتلون پر برش کرایا اور
بید ہاتھ میں لی۔ اور دوستوں کے ساتھ چل نکلے۔ اب
بار بار سگرٹ کا بکس نکالا جاتا ہے ذرا سا سلگایا اور
بجھا دیا۔ اگر ہر دفعہ سارا سگرٹ سلگا دیا جائے تو دوالے
کی بات ہو۔ ایک کوٹ پتلون سال بھر کو کافی ہے جاڑوں
میں گرم ہو۔ اور گرمیوں میں کسی نے کہا کہ یہ تو وہی
جاڑوں کے کپڑے ہیں تو جھٹ ٹھنڈا بتا دیا کہ یہ
کپڑا ٹھنڈا ہے۔ غرض کچھ ہی ہو جنٹلمین جنٹلمین

ٹیسو :۔ ہندؤں کے ایک تہوار کو کہتے ہیں۔ ساون
کے دنوں میں خاص دہلی میں مٹی کے چہرے بنائے
جاتے ہیں اور لڑکے اسکو لکڑیوں پر رکھکر اپنا اپنا
اور کشتی بنا کر کہتے ہیں جن کو پیلوانی سے شوق ہے
ان سب کے مکانوں پر جاکر انعام لیتے ہیں۔ ہر علاقہ کا الگ
الگ ٹیسو نکلتا ہے۔ پہلے اکثر لڑائیاں بھی ہوا کرتی
تھیں جہاں ایک علاقہ کا ٹیسو دوسرے علاقہ میں آیا
اور لکڑی چلی۔ اب ہمارے منتظم حکاموں نے ان لوگوں کو
مچلکے لے لیے۔ اسوجہ سے ٹیسو نکلنے موقوف ہوگئے ہیں
چھوٹے چھوٹے بچے اب بھی نکالتے ہیں۔ مگر حلال خور
اور کولی جلاہے اور اکھاڑے والے اکثر نکالتے ہیں۔
ڈھاک کے پیڑ میں جو پھول آتا ہے اسکو بھی ٹیسو کے پھول
کہتے ہیں ہولی کے دنوں میں اسکا رنگ خوب کھیلا
جاتا ہے اور کپڑے رنگنے کے کام میں بھی آتے ہیں۔
اسکا رنگ زرد ہوتا ہے۔

ٹکر :۔ جانور کی ٹکر پہاڑوں سے ہر جاتی ہے۔ پہلوان
کشتی لڑتے وقت ایک دوسرے کو ٹکر مار دیتا ہے مگر ہمارے
شہر دہلی میں لکڑ مینڈھوں کی بڑی بڑی شرطیں لگائی جاتی ہیں
دہلی میں ایک کولی جلاہوں کی قوم ہے جو پیاروں
سے بھی برتر ہیں مگر آجکل بڑے رئیس ہوگئے ہیں۔
تمام دنیا کے کام کرنے لگے ہیں۔ رنڈیوں کے پیچھے

طبلہ بجائیں جھنڈی بجائیں۔ نقالوں کیساتھ نقلیں کریں نفیری بجائیں۔ پھر صبو نجی کی دکان کریں۔ کنجڑے ترکاری بیچیں۔ کنجڑے کی دکان کریں۔ عطاروں کی دکان سے کرتا خرید لائیں اسکی دوائیں الگ کرکے فروخت کریں۔ اور اب تو دوائیں بھی فروخت کرنے لگے ہیں۔ یا تو گاڑھا پہنتے تھے۔ لنگوٹی باندھکر اور زمین میں بیٹھکر لیاں بھرتے تھے یا اب لالہ صاحب کہلانے لگے۔ رات کو بھیک مانگیں ہمارے شہر کے مسلمان انکی عورتوں سے ہر ایکطرح کے کام لینے لگے ہیں۔ کھانیکے خوان سر پر رکھکر حصہ لیجائیں۔ گھر کا سودا لائیں۔ پیغامبری کریں۔ اب لڑکوں کو مدرسے میں پڑھانے بھی لگے ہیں۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹٹو ٹوانوں پر چڑھے پھرتے ہیں۔ اسی قوم نے مینڈھے بھی پال رکھے ہیں اون کی لڑائی تکڑوں کی ہوتی ہے۔ بڑی بڑی شرطیں لگائی جاتی ہیں۔ خوب تکڑوں کی سیر دیکھتے ہیں۔ پچھلے یہ قوم پھیل پھیل کر کیا رنگ لاتی ہے۔ شریفوں سے بڑھکر تو قدم رکھنے لگے ہیں۔ وہ کپڑا پہنکر نکلتے ہیں کہ رئیسوں کو بھی میسر نہیں ہوتا۔

ٹین:۔ یہ ایک قسم کا انگریزی لوہا ہے جو بہت پتلا اور چمکدار ہوتا ہے۔ ولایت والے کپڑے کے صندوق میں اندر کے رخ ٹین کے صندوق رکھ دیتے ہیں یا مٹی کے تیل میں اسکے کنستر بنا کر بھیجتے ہیں۔ خاصکر ہمارے شہر میں اسکی بڑی تجارت ہے۔ ہزاروں طرح کے کھلونے اور بہت سی کارآمد چیزیں بنتی ہیں جو مختلف ملکوں میں جاتی ہیں۔ اس کام کے کرنیوالے اس شہر میں بڑے بڑے کاریگر ہیں۔ ٹین بہت سے کاموں میں آتا ہے۔

پنچ:۔ یہ لفظ بڑی بڑی جگہ کام دیتا ہے۔ ناظرین کان لگائے رہیں۔ اسکی تحقیق آئندہ بڑے زور و شور سے ہوگی (باقی آئندہ) مسافر

بی آسمانی مخبر بلبل دہلی سے

حضور وائسرائے ہند کا دربار

آنکھیں بکا ہیں دیکھیں جو نہ صورت تیری
دل وہ کیا دل ہے نہ جسمیں ہو محبت تیری

نامہ نگار ملک کے بیش امام خیر خواہ خاص و عام دام ظلکم۔ دس پانچ قسم کے سلام قبول ہوں۔ ذرا لکھنؤ کے کچھ حالات تو سن لیجئے ۱۱ دسمبر سے یہ شہر بھی فردوس کا نمونہ ہو گیا ہے جسطرح ۱۳ نومبر کی قیامت سے ہم دگرگوں ہو کر ہول دل ہو رہا تھا اسیطرح حضور وائسرائے بہادر کی آمد سے تر و تازہ ہو رہے ہیں۔ ریلوے اسٹیشن پر وہ جوبن آرہا ہے کہ بس خدا۔ قسم قسم کے پردے اور پھریرے لٹک رہے ہیں۔ ریلوے اسٹیشن والوں کی ہمت دیکھئے کہ لالٹینوں، مینخ کشوں ہی کا ڈھیر ایکطرف کر دیا ہے۔ کسی جانب آگ کا انجن کھڑا کر دیا ہے۔ ریلوے اسٹیشن سے گورنمنٹ ہوس تک سڑک پر چھڑکاؤ ہے۔ کنارے کنارے جھنڈیاں اور پھریرے لگے ہوئے ہیں۔ بیس بیس قدم کے فاصلے پر پولیس والے چہل قدمی کر رہے ہیں۔ انسپکٹروں کا ڈھیر سب انسپکٹروں کی منڈی لگی ہوئی ہے۔ جناب سپرنٹنڈنٹ بہادر نگرانی کرتے پھرتے ہیں۔ اسٹیشن کے باہر توپخانہ رجمنٹ وغیرہ وغیرہ سبھی کا مجمع تھا۔ سڑک پر موٹے موٹے حرفوں میں ویلکم لگا ہوا تھا۔ اسٹیشن کے اندر بڑے بڑے عہدہ دار افسر راجہ مہاراجہ نواب تعلقہ دار اور آنریبل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر معہ اپنی لیڈی صاحبہ کے استقبال کو موجود تھے۔ ہز اکسلنسی کے استقبال کیلئے صرف ۲۵ جنٹلمین ان میں سے منتخب تھے۔ غرض ۱۱ دسمبر کو ٹھیک ۴ بجکے ۱۰ منٹ پر شام کیوقت حضور وائسرائے معہ لیڈی صاحبہ و سکرٹری صاحبان کے سپیشل ٹرین پر تشریف لائے۔ ۳۱ توپیں سلامی کی چلیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہز اکسلنسی چھکڑے پر سوار ہو کر گورنمنٹ ہوس کو روانہ ہوئے۔ ان کی روانگی کے بعد تمام جنٹلمین

بھی فٹنوں گاڑیوں ٹمٹموں پر چلتی ہوئے۔ ۱۲ دسمبر کو حضور وائسرائے صاحب بہادر نے لکھنؤ کے مشہور مقامات کی سیر فرمائی۔ ۱۳ دسمبر کو مقام بندریا باغ پر دربار فرمایا۔ اس باغ میں اسقدر رونق اور آرایش تھی کہ نہ کبھی دیکھی اور نہ سنی ۱۲ بجکے ۱۰ منٹ پر دوپہر کو دربار شروع ہوا۔ حضور وائسرائے صاحب بہادر و لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر و مہاراجہ کپورتھلہ کی سلامی کی توپیں چلیں۔ حضور وائسرائے صاحب بہادر نے بہت ہی خوش الحانی سے اسپیچ دی آپنے اول درباریوں اور اودھ کے تعلقہ داروں کی نسبت اسپیچ فرمائی۔ پھر لارڈ کیننگ کی پالیسی کی تائید کی۔ پھر گورنمنٹ کے احسانات رعایا پر ظاہر کئے۔ کورٹ آف وارڈس کی نسبت بہت کچھ اپنی رائے ظاہر کی کہ جو والیان ریاست بوجہ ناعاقبت اندیشی یا ناقابلیت یا نابالغی کے انتظام نہیں کر سکتے۔ وہ ریاستیں کورٹ ہی میں رہنی مناسب ہیں تاکہ تباہی اور قرضداری سے ریاستیں بچی رہیں۔ پھر ملک کی ترقی پر زور دیا اور بعد کو اعلیٰ تعلیم کی ترغیب دلائی۔ پھر غدر کے واقعات بیان کئے۔ اسکے بعد بہت زور سے چیئرز (تالیاں) ہوئیں۔ سوا دو بجے دوپہر کو دربار ختم ہوا۔ ۱۴ دسمبر کو پھر حضور وائسرائے صاحب بہادر نے لکھنؤ کے مشہور مقامات کی سیر فرمائی اور اسی روز شام کو قیصر باغ بارہ دری میں ساڑھے نو بجے تشریف لائے اور تعلقہ داروں کی دعوت قبول فرمائی۔ وہاں تعلقہ داروں کی جانب سے ایڈریس ہوا۔ جسپر ہز اکسلنسی نے بہت ہی خوشنودی ظاہر کی اسکے بعد نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی آتشبازی جو حضور وائسرائے کی تفریح کیلئے سنگ مرمر کی بارہ دری کے دکھن رخ گڑی ہوئی تھی خوب چھٹی۔ بعد کو حضور وائسرائے صاحب گورنمنٹ ہوس کو براہ حضرت گنج واپس ہوئے۔ حضرت گنج میں ہز اکسلنسی کی

خوشنودی کے لئے اسقدر رونق دی تھی کہ بس سل و جل - اول تو قیصر باغ مین دیوار و در ایسی روشنی تھی کہ آنکھین چکا چوند ہوتی تہین اور بارہ دری کی زیبائش کو تو کچھہ نہ پوچھئے دوہرا دوہرا نور برس رہا تھا - دوسرے حضرت گنج مین سوداگرون نے دکانو نپر خوب ہی جھنڈے کی روشنی کر رکھی تھی ریلوے کے آڈیٹ آفس مین (جو حضرت گنج مین واقع ہے) تمام ریلوے اسٹیشنون کی رنگ برنگی روشنی تھی - کسی سوداگر نے اپنی دوکانپر ویلکم لگایا تھا کسی صاحب نے اپنی دوکانپر موٹے موٹے حرفون مین لفظ "سلام" بھی انگریزی مین لگا رکھا تھا - حاشر عجب مزا آ رہا تھا - ۱۵ دسمبر کو حضور والا صاحب بہادر مع میم صاحب کے سپیشل ٹرین پر بنارس روانہ ہوئے وہان کچھہ معائنہ فرما کر ۱۶ تک کلکتہ مین پہنچے ہونگے حضور والا لاٹ صاحب بہت ہی رحمدل اور با مروت مین ہر کس و ناکس کا بہت ہی جلدی سے سلام کا جواب دیتے ہین - بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم لکھنؤ والوں نے ہمارے ہی ساتھ ۵ روز قبل شبرات منائی - اب خدا کرے عید بھی ہمارے ہی ساتھ کرین -

راقم سید محمد حسن - ا - ظہوری از لکھنؤ -

ہجو نگارین پر ایک سرسری نظر

نمبر ۳

کلیان انباوی :- ساقی کہین شراب کہین بادہ کش کہین - یارب یہ کیسا تفرقہ روزگار ہے : اس کال کے زمانہ مین سبکا اجتماع محال تھا سب پیٹ کی لپیٹ سے مارے مارے پھرتے ہین -

کمتر شاگرد شاعر :- الٹی چھری سے ذبح کر بگایہ عزم ہے : قاتل کے سر پر آج نیا جن سوار ہے : قاتل کے سر پر تو نیا جن سوار ہے مگر آپکے سر پر کون سوار رہتا ہے - نیا محاورہ موزون کر گئے - بالکل اچھوتا خیال کا کوئی تا نے پہنچنے جن کی کیا تخصیص -

مفتون :- دیکھو نصیب ہے وہ مرتا ہے غیر پر : جسپر کہ اپنی زیست کا دار و مدار ہے : غیر سے اچھا ہوگا پرانی اپنی قسمت آپ کیون سر دھنتے ہین - آپ دوسرے سے دل لگائین ایسے کا ایسا ہی علاج - مگر بیچارے کیا کرین - شکایتون ہی سے دل ٹھنڈا کر لیتے ہین - بیکسی کا خدا حافظ ہے -

مفتون دہلوی :- جسپر پڑی رکی ہی نہین وار پار ہے : تیغ نظر صفائی مین صابن کا تار ہے : حضرت دہلی والے کے مشاعرے مین یہ شعر آپکا ہی حصہ ہوگیا سنتے ہین پڑھے لکھے صاحبان بولا کرتے ہین یہ مختلف ہوگا

عاقل شاگرد شاعر :- دلکو ہی چین ہے نہ جگر کو قرار ہے : تیر نگاہ یار کا دونو پہ وار ہے - بہت ہی خام استاد جی کی ہی گرہ کاٹی - نہین نہین تو ار دو ہی سرقہ کہان - مگر یہان ثبوت ہے شاگرد استاد سے بڑھ گیا - وہ مثل اب ٹھیک ہو گئی - اگر پدر نتواند پسر تمام کند : سہ یہ آج کیا ہے سانس مین رہ رہ کے خلش : کسکی نظر کا تیر کلیجے کے پار ہے : نظر کا تیر تو کلیجے کے پار ہو گیا پھر سانس مین رک رک کر خلش ہونا چہ معنی دارد -

سلام لے رقیب سا نزلیں پردہ ہے پوچھ : ہر سست بان بجائے خود اک پردہ دار ہے : پردہ دری کی رسوائی ہوگی - کیون خواہ مخواہ رقیب کے لکانے پر چلو پردہ ہی ڈھنکا ہے رہنے دو - سر ہم مین اور استاد عشق دوسری بار ذمہ بیتے کون یارے آج ہمکنار ہے : آستانہ یار پہلے دفع ہی سر پٹک کر ہمکناری کی توقع رکھنا آپ ہی کا کام ہے - آدمی اپنی عادت سے مجبور ہوتا ہے گر لالہ جی ذرا سنبھلے ہوئے دیکھئے دیکھئے تقطیع مین دو ہمکنار کی گر پڑی - یا آج کا جیم جا پڑا -

فیدو شاہ امیوری :- آباد و اد ہر غمزہ خونریز کی علین ہین لیس ادہر قتل کو مژگان کے رسالے : غمزہ خونریز کی پلٹین بھی واللہ نرالی بات ہے - ناک کی دونالی بندوق اور خال لب رُخ کی گولیان آپ کیون کہاگئے سو عشق

سزہ ہمکو مزدرت نہین تیری ہین اور دست منت کا غم یاد کر دیا سچ ہے کیون کا نٹون مین گھسیٹے جس کو جہان پاک مژہ کی تخصیص ترجیح بلا مرجح ہوئے کیون منت جین کے لئے سول تھی زلف کا سودا ہے کسطرح برا ہی کوئی سر اپنے بالے : تعقید آگئی حضرت - سر ہالے کر لے سول بنا دیا سبحان اللہ ثمر بد دور -

خورشید سکندر آبادی :- کیا اثر قصہ مین ہے یا نکی زبان : بام ہو گمرہ مین ہین چرخ یہ میری دعا کے ہاتھ : واہ جناب بلبل بستان فصاحت - زمین پر تو دعا لگی اور عرش پر ہاتھ بام ہو گئی - کیا سچ ہے عشق سے عار لیلے تھے سایہ کہان نصیب مین مجہہ بد نصیب کے : پر بھی کبھی خدا مین آئے ہما کے ہاتھ : مصرع ثانی مین تعقید آگئی جو آجکل عیب ہے آیا کچھہ فہمید شریف مین :

قند پارسی

سنتے ہی منہ مین پانی بھر آیا ہوگا - دل بڑھ گیا ہوگا کیون حضرت

مرزا آغا علی بیگ دہلوی

چو صبح من زسیاہی بشام مانند ست
چہ گویمت کہ زشب چہ رفت بر من

ترجمہ شاعر دہلوی

مری تو صبح بھی تاریک شام جیسی ہے
بتاؤن کیا کہ گئی کیسی رات کیسی ہے

ترجمہ کے مصرع اولی مین جیسی (جسقدر) کے معنوں دیا ہے جس سے اعلی درجے کی زباندانی و فصاحت ثابت ہے - ایک سے بندگان عالی حیدرآباد دکن یہ گلدستہ بیچ و لیکر کیا گئی ہے جو انکو کا صد قہ دیجئے - راقم بھی حسبی ہم ذکر انکس جی جیسے ہیں

اشتہار دیوان

کہا مین شائقین سخن پرور و ناظرین والا نظر آئین اور جس گلزار بہار کو ملاحظہ فرمائین سالہا سال جسکے شاہد جمال کی آرزو تھی وہ شاہد رعنا تو خیال جلیہ طبع سے مجلی ہو کر چشم مشتاقان مین جلوہ گر ہوا ہے یعنی دیوان فرحت عنوان مرسوم بہ گلستان سخن جو تصنیف زبانی ذوق ثانی حضرت استادی سید ظہیر الدین حسین ظہیر دہلوی قیمت اس جواہر گرانبہا کی دو روپیہ قرار دی گئی ہے جو اصحاب خریدار تاجران کتب کے واسطے فیصدی ۲۵ روپیہ کمیشن مقرر کیا جن حضرات کو خریداری منظور ہو مقام ٹونک مکان مصنف خان کے پتہ سے منگا لیجئے - راقم مصنف یا بندہ سید ... الدین میان ... ...

جاسوسون کی رپورٹین

اسٹرومین ۵ انچہ والی بہت ہی ہلکی جو صرف کیو توپین بڑی آسانی سے کل سکتی ہین میدان جنگ کیطرف روانہ ہوگئین۔

جنرل بولر کی شکست کے متعلق غیر سرکاری خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ جنگ بہت دیر تک ہوتی رہی اور دشمن کا نقصان بھی بہت بڑا ہوا تہا۔ جنرل ہارٹ کی فوج نے دریای ٹوگیلا کو عبور کیا۔ مگر دشمن کیطرف سے ایسی سخت گولہ باری اونپر ہوئی کہ مجبوری اُلٹے پیر پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور بڑی مشکل سے دریا کو عبور کرکے اپنے مقام پر آئے۔ جنرل ہلڈیارڈ کے برگیڈ نے قصبہ کولنزو پر قبضہ کیا مگر جب ہمارے توپخانہ کے ضایع ہونے کا رپورٹ پونچا تو انہین وہان سے پیچھے ہٹنا پڑا۔

لندن ٹایمز ماڈر ریور کے ایک تار سے مظہر ہے کہ یہان کی حالت بدستور ہے۔ ٹرچ لوگ روز بروز مزید فوج جمع کر رہے ہین اور اپنا مورچہ استقدر مستحکم کرلیا ہے کہ اسپر حملہ کرنا خطرہ سے خالی نہین ہے دشمن کو اگر تکلیف ہے تو صرف یہ کہ پانی اور رسد کی سامان حاصل کرنے مین بڑی دقت اٹھانی پڑتی ہے۔

جنگ ٹوگیلا کے برٹش نقصانات کی صحیح فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲ سپاہی مقتول ہوئے۔

جنوبی افریقہ کے ایک سرکاری نوٹس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل گٹیکر کیطرف سے کوئی خبر وصول نہین ہوئی جنرل فرنچ نے ۱۵ ماہحال کو دشمن کے مورچہ سے ۲ میل کے فاصلے پر قصبہ جاسفونٹین پر گولہ باری کی اور ان لینڈ کی جماعت نے قصبہ نعوپورٹ کے مقابلہ کی پہاڑی کے ایک مقام پر قبضہ کیا۔ دشمن کیطرف سے کوئی مقابلہ نہین ہوا۔ اسکے بعد ترچ فوج نے ... ۵ وارث گولہ باری

شروع کی اور حملہ کے لئے آگے بڑہی۔ جنرل فرنچ نے شمال کی طرف کچھ فاصلہ تک گشت لگائی۔ اور پہر اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیا۔

پیرس ۲۰ دسمبر۔ آج ہائیکورٹ سے ایم ڈیرولیڈ کو دس سال قید کی سزا ہوئی۔ مجرم نے بہرے دربار مین پریسیڈنٹ الاوبیٹ کی شان مین کریہ الفاظ استعمال کئے۔

لندن کی کارپوریشن اور باشندون نے جنوبی افریقہ کیطرف ایکزار والنٹیر روانہ کرنیکے خرچ کے واسطے ۲۵۰۰۰ پاؤنڈ چندہ جمع کیا ہے۔ لارڈ والسیچا ئلڈ اور بیٹے نے پانچ پانچ ہزار چندہ جمع کیا ہے۔

۱۵ ماہحال تک کی خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ جنگ دریای ٹوگیلا مین برٹش فوج نے اپنی توپین چھوڑ دین مگر اسکا یقین نہین ہوا ہے کہ وہ توپین دشمن اٹھا لیگئے یا نہین۔ ۲۰ ماہحال کا ایکسچنج رپورٹ مظہر ہے کہ ۸۰ برٹش سپاہیونکو قید کرنیکے علاوہ ۲ توپین اور گولہ بارود کی ۱۳ گاڑیان بھی اون کے ہاتھ لگین۔

شو ربی ہے ۱۶ دسمبر کا تار۔ آیا کہ کل کی جنگ دریای ٹوگیلا مین جب ہماری فوج مین چھوڑ کر واپس آئی تو کپتان سکا فیلڈ کپتان کانگریو لفٹننٹ رابرٹس چار رون کے دو دستے لئے ہوئے توپین نکال لانیکے لئے گئے اور بڑی جانفشانی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ہمنے اپنے مُردون کو دفن کرنیکی اجازت طلب کی تو ٹرچ فوج نے قبول کیا اور ہماری طرف سے ایک فوج اس کام کے انجام دینے کیلئے روانہ ہوئی اس لڑائی مین جنرل بولر اور جنرل کلیری پر بہت گولہ برسا رہی تہی مگر خدا نے اونکو بال بال بچالیا۔

۱۶ ماہحال کا سٹرکسٹروم کا تار مظہر ہے کہ جنگ سٹورمبرگ کے بعد ہمارے جنرل گٹیکر کی مصیبت بڑھتی جاتی ہے اس لڑائی نے اطراف کے باشندون کو دلاور کردیا اور اب سٹورمبرگ کی شمال مین تمام لوگ مسلح ہوگئے ہین۔

ٹریوٹ ماڈر ریور سے تار دیتا ہے کہ ٹرچ فوج رفتہ رفتہ ہمارے کیمپ کے اطراف پھیل رہی ہے۔ آج صبح کو بیلون (غبارہ) کے ذریعہ دشمن کے مورچہ اور انکی تعداد کا پورا اندازہ لگایا گیا۔

والنٹیرون کی جو فوج جنوبی افریقہ روانہ ہونیوالی ہے وہ مکمل طور پر تیار ہوگئی ہے۔ اور اب صد ہا والنٹیرون کی عرضیان اسلئے نامنظور ہوتین کہ فوج مین بالکل گنجایش باقی نہین رہی۔

پیٹر میرٹزبرگ کی سرکاری خبرین مظہر ہین کہ ۱۸ ماہحال کو لیڈی سمتھ کے محصورین مقتول اور ۱۲ مجروح ہوئے مگر کوئی وجہ معلوم ہوئی کہ ایسا کیونکر ہوا۔

ہزہائینس نظام دکن نے جنگ ٹرانسوال کے فنڈ مین ۲۵۰۰۰ روپیہ چندہ دیا۔

محکمہ امور الحرب۔ سپاہیونکی ایک جدید بحری فوج اسلیئے جنوبی افریقہ روانہ کرنیوالا ہے کہ اُس بحری برگیڈ کی مدد کرے جو فی الحال جنوبی افریقہ مین ہے مسٹر ونسٹن چرچل جو دشمن کی گرفتاری سے نکل آئے تہے سلامتی سے ڈیلاگوا بے پہنچے۔

طاعونی شکار

تاریخ دسمبر	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات بجمیع امراض
۱۷	۵۴	۴۶	۲۱۳
۱۸	۴۰	۲۵	۱۹۴
۱۹	۷۱	۴۵	۲۲۱
۲۰	۴۶	۴۰	۲۳۶
۲۱	۴۱	۴۲	۲۳۴
۲۲	۶۴	۳۴	۲۰۷
۲۳	۶۸	۴۶	۲۳۷

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔